34458-اگر امام جلسہ استراحت نہ بیٹھے تو کیا مقتدی جلسہ استراحت میں بیٹھے گا؟

سوال

ہم اسے اماموں کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں جو جلسہ استراحت نہیں کرتے، حتی کہ اگر آپ انہیں جلسہ استراحت کرنے والی کتابیں لا کر بھی دیں تو پھر بھی نہیں کرتے.

کیا جب میں ان کے پیچھے نماز ادا کروں تو ان کے جلسہ استراحت نہ کرنے کے باوجود میں جلسہ استراحت کروں یا کہ نہ کرنے میں بھی امام کی متابعت کروں؟

یہ علم میں رکھیں کہ ایسا کرنے سے میں بھی جلسہ استراحت نہیں کرونگا جیسا کہ وہ نہیں کرتے؟

پسندیدہ جواب

اول:

جلسہ استراحت نماز کی سنتوں میں شامل
ہے، اس کا جواب سوال نمبر (
21985) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مقتدی کو امام کی متابعت کرنے کا حکم دیا ہے.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کے گھر میں بیماری کی حالت میں نماز پڑھی تو بیٹھ کر نماز ادا کی، اور آپ کے پیچھے
لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
بیٹھنے کا اشارہ کیا، اور جب نماز مکمل کی تو فرمانے لگے:

"امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی
متابعت اور اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب وہ اٹھائے تو تم
بھی اٹھاؤ، اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (688) صحیح
مسلم حدیث نمبر (412).

اور متابعت کا معنی یہ ہے کہ : امام
کے افعال شروع کرنے کے فورا بعد مقتدی بھی وہ فعل کرے. مزید تفصیل کے لیے آپ سوال
نمبر (33790) کا جواب
دیکھیں.

دیکھیں : حاشیۃ ابن قاسم (285/2)
الشرح الممتع (269/4).

سوم :

اگر امام جلسہ استراحت میں نہیں
بیٹھتا تو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا مقتدی بھی جلسہ استراحت کرے یا نہ
کرے ؟

اس مسئلہ میں سبب اختلاف یہ ہے کہ :
آیا مقتدی کا اس حالت میں جلسہ استراحت کرنا امام کی متابعت کے منافی ہے یا نہیں ؟
جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ چاہے
امام جلسہ استراحت نہ بھی کرے تو مقتدی کو جلسہ استراحت کرنا چاہیے، اور اس حالت
میں امام سے تھوڑا سا پیچھے رہنا کوئی نقصان دہ نہیں، اور پھر یہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا عمل بھی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر امام جلسہ استراحت نہ کرے تو
مقتدی کو کرنا چاہیے، ہمارے اصحاب (یعنی شافعیہ) کہتے ہیں : کیونکہ اس میں تھوڑی
سی مخالفت ہے. اھ

دیکھیں : المجموع (240/4).

اور بعض دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے
کہ مقتدی جلسہ استراحت میں نہ بیٹھے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی سے سوال دریافت کیا گیا جیسا کہ "الفتاوی الکبری میں ہے :

ایک شخص مقتدی بن کر نماز ادا کرتا
اور رکعات کے مابین جلسہ استراحت کرتا ہے، لیکن امام نہیں کرتا تو کیا ایسا کرنا
جائز ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب
تھا :

صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت کے لیے بیٹھے، لیکن علماء کرام نے تردد کیا ہے کہ
آیا یہ زیادہ عمر ہوجانے کے باعث بطور ضرورت کیا تھا یا کہ یہ نماز کی سنت میں شامل
ہے ؟

جو علماء اسے نماز کی سنت قرار دیتے
ہیں انہوں نے اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ امام شافعی، اور امام احمد کی ایک
روایت میں ہے، اور جنہوں نے پہلا قول لیا ہے وہ اسے ضرورت کے وقت مستحب قرار دیتے
ہیں جیسا کہ امام ابو حنیفہ، امام احمد کی دوسری روایت، اور امام مالک کا قول ہے.

جلسہ استراحت کو مستحب کہنے والوں کے
ہاں جلسہ استراحت کرنے والے پر کوئی عیب نہیں لگایا جائیگا چاہے وہ مقتدی ہی کیوں
نہ ہو، کیونکہ وہ تھوڑی سی مقدار میں امام سے پیچھے رہا اور یہ ممنوع کردہ پیچھے
رہنے میں شامل نہیں ہوتا.

اور کیا یہ فعل محل اجتہاد میں ہے ؟
کیونکہ اس کے نزدیک یہ مسنون فعل اور فعل میں امام کی موافقت میں جلدی کرنے کے
معارض ہے، تو یہ پیچھے رہنے سے اولی ہے، لیکن یہ پیچھے رہنا بہت تھوڑا ہے، تو یہ
بالکل اسی طرح ہوا جیسا کہ مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے قبل امام کھڑا ہو جائے اور
مقتدی اسے مستحب سمجھتا ہے.

یا پھر اس طرح ہے کہ امام سلام پھیر
لے اور مقتدی کی کچھ دعا باقی ہو تو کیا مقتدی بھی سلام پھیر دے یا دعاء مکمل کرے ؟

اس طرح کے مسائل اجتہادی ہیں، اور
زیادہ قوی یہ ہے کہ کسی مستحب فعل کے لیے امام سے پیچھے رہنے سے امام کی متابعت
کرنا زیادہ اولی ہے. واللہ اعلم اھ

دیکھیں : الفتاوی الکبری (135/1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی "
الشرح الممتع " میں کہتے ہیں :

مسئلہ :

اگر انسان مقتدی ہو اور وہ اس جلسہ
کو سنت سمجھے تو کیا اس کے لیے جلسہ استراحت کے لیے بیٹھنا مسنون ہے یا کہ امام کی
متابعت کرنا افضل ہے ؟

جواب :

امام کی متابعت کرنا افضل ہے، اسی
لیے وہ واجب "تشہد اول "کو ترک کرتا ہے، اور زائد کو کرتا ہے، جیسا کہ اگر مقتدی
دوسری رکعت میں امام کے ساتھ ملے تو وہ امام کی متابعت کے لیے پہلی رکعت میں زائد
تشہد بیٹھے گا، بلکہ امام کی متابعت کی بنا پر رکن بھی چھوڑے گا، رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو
تم بھی بیٹھ کر ادا کرو"

تو وہ رکن قیام اور رکن رکوع ترک کر
دے گا اور قیام کی بجائے بیٹھے گا، رکوع کی جگہ اشارہ کرے گا، یہ سب کچھ امام کی
متابعت اور پیروی کی وجہ سے ہے.

اگر کوئی قائل کہے کہ :

اس چھوٹے سے جلسہ استراحت سے امام سے
پیچھے رہنا نہیں ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور
جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو"

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فاء کا استعمال کیا ہے جو ترتیب اور بغیر کسی مہلت کے تعقیب پر دلالت کرتی ہے، جو
اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ امام سے تھوڑی سی بھی تاخیر
نہ کرے، بلکہ متابعت کرنے میں جلدی کرے، نہ تو امام کی موافقت کرے، اور نہ ہی اس سے
سبقت لے جائے، اور نہ ہی تاخیر کرے، اقتدا اور پیروی کی حقیقت یہی ہے. اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (192/3).

واللہ اعلم.